ایمان

پس اگر ہم ایسے پُر محبت خدا پر ایمان رکھیں گے تو ہمیں "کسی طرح کی کمی نہ ہو گی" (زبور شریف رکوع 23 آیت 1) لیکن ہمارا ایمان محض زبانی جمع خرچ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہمارا ایمان دلی وثوق کے ساتھ ہونا چاہیئے ۔اگر ہم پروردگار پر ایمانِ کامل رکھیں گے تو ہماری تمام مشکلات حل ہوجائیں گی اور ہماری نظر میں کوئی شے ناممکن نہ رہے گی ۔ مسیح کلمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ "جو اعتقاد رکھتا ہے اس کے لئے سب کچھ ہوسکتا ہے"(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت مرقس علیہ السلام رکوع 9 آیت 23) آپ ہر شخص کو جو آپ کے پاس شفا پانے یا کسی اور غرض کے لئے حاضر ہوتا فرماتے "خدا پر ایمان رکھو" (انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت مرقس علیہ السلام رکوع 11 آیت 22، انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 4 آیت 40 اور رکوع 13 آیت 8 وغیرہ) اور فرماتے کہ "خدا سے دعا کرو تاکہ وہ تم کو ایمان کی توفیق عطا کرے اور تمہاری بے اعتقادی کا چارہ کرے" (انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت مرقس علیہ السلام رکوع 9 آیت 24، انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت لوقا طبیب علیہ السلام رکوع 17 آیت 5)

کلمۃ اللہ کے نزدیک "ایمان " کسی عقیدہ کا مترادف نہ تھا جو فلسفیانہ دلائل کا محتاج ہو۔آپ کے خیال کے مطابق ایمان اس روحانی جذبہ کا نام ہے جس سے ہم خدا کو " اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت " سے اپنا مالک اور رب مانتے ہیں ۔ اس روحانی حالت کا تجربہ ہے جس کی بناء پر استدلال کے ذریعہ عقاید کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے ۔لیکن کلمۃ اللہ نے عقاید پر کبھی زور نہ دیا۔ برعکس اِس کے آپ نے فرمایا کہ عقیدے کو ایمان کی جگہ غضب نہیں کرنی چاہیئے ۔(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 7 آیت 21 سے 23) ۔آپ کی تعلیم کا سارا زور اس دلی جذبہ پر ہے جس کو "ایمان " کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ اور جس کے سامنے تمام دیگر باتیں ہیچ اور کم مایہ ہیں اور جو ایمان ہی درحقیقت دنیا میں سب سے عظیم الشان طاقت ہے۔آپ نے فرمایا "پروردگار پر ایمان رکھو، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے کہ جو کہتا ہے ہوجائیگا تو اس کے لیے وہی ہو گا ۔" (انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت مرقس علیہ السلام رکوع 11 آیت 23 تا 24) حقیقی ایمان کی طاقت اس قدر زبردست ہے کہ آپ نے فرمایا " اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو تو کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہیں ہو گی "(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 17 آیت 20)

جہاں کہیں منجئی عالمین سیدنا عیسیٰ تشریف لے جاتے تھے آپ لوگوں میں ایمان کی تلاش کرتے تھے۔ (انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 9 آیت 22، رکوع 15 آیت 28، انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت لوقا طبیب علیہ السلام رکوع 7 آیت 9 وغیرہ) آپ کے لئے دنیا یہود اور غیر یہود پر منقسم نہ تھی ، بلکہ ایمانداروں اور بے ایمانوں پر منقسم تھی۔ جہاں آپ نے غیر یہود میں ایمان دیکھا آپ نے ان ایمانداروں کی نہ صرف تعریف کی بلکہ فرمایا کہ ان کو آلِ ابراہیم پر ترجیح ہے۔چنانچہ آپ نے رومی صوبہ دار کے ایمان کی نسبت فرمایا کہ " میں نے اسرائیل کے کسی شخص میں ایسا ایمان نہیں پایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر حضرت ابراہیم، حضرت اضحاق اور حضرت یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت کی ضیافت میں شریک ہوں گے مگر بادشاہت کے فرزند باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے " (انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی علیہ السلام رکوع 8 آیت 10 تا 12)